السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک سائل یہ سوال کرتا ہے کہ جو شخص تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیرون ملک جائے کیا اس کے لئے یہ جائز ہے کہ زیادہ بہتر انداز میں زبان سیکھنے کے لئے کسی غیر مسلم خاندان کے ساتھ سکونت اختیار کرلے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

غیر مسلم خاندان کے ساتھ سکونت اختیار کرنا جائز نہیں کیونکہ اس طرح کفار کے اخلاق اوران کی عورتوں کی وجہ سے طالب علم کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے لہذا یہ ضروری ہے کہ طالب علم کی رہائش اسباب فتنہ سے دور ہولیکن یہ سب کچھ اس قول کی بنیاد پر ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے کفار ممالک میں سفر کرکے جانا طلبہ کے لئے جائز ہولیکن صحیح بات یہ ہے کہ کافروں کے ملک میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جانا بھی جائز نہیں الایہ کہ انتہائی شدید ضرورت ہواور طالب علم صاحب علم وبصیرت ہواور اسباب فتنہ سے دور رہنے والا ہو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ :

لایقبل اللہ من مشرک عملا بعدما اسلم حتی یفارق المشرکین (سنن نسائی)

"مسلمان ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کسی کے عمل کو قبول نہیں کرتا حتی کہ وہ مشرکوں سے الگ ہو جائے ۔" اس حدیث کوامام نسائی بسند جید روایت کیا ہے اورامام ابوداؤد نسائی اور ترمذی نے بسند صحیح حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کوذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

انا بري من کل مسلم یقیم بین المشرکین (سنن ابی داؤد)

"میں ہراس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں میں مقیم ہو۔" اس مفہوم کی اور بھی بہت سی آیات واحادیث ہیں لہذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اہل شرک کے ملکوں میں سفر سے اجتناب کرے الایہ کہ انتہائی شدید ضرورت ہو مسافر صاحب علم وبصیرت ہواوراس کا مقصود دعوت الی اللہ ہو تو پھر یہ صورت مستثنی ہے کیونکہ اس میں خیر عظیم کا پہلو ہے کہ آدمی مشرکوں کو اللہ تعالی کی توحید کی دعوت دے انہیں اللہ تعالیٰ کی شریعت کی تعلیم دے ایسا شخص محسن ہوگا اور علم وبصیرت کے باعث خطرات سے دور بھی رہے گا

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج1ص38